سبق نمبر 14 (a&b) کے ختم تک آپ 174 نئے الفاظ کے معنی سیکھ لیں گے جو قرآن میں 36,556 بار آئے ہیں !

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ

سبق **14a**

تعارف: سورۂ عصر ایک مختصر لیکن جامع سورہ ہے۔اس چھوٹی سورہ میں انسان کو خسارے سے بچنے کا یعنی اس کی نجات کا فارمولا دیا گیا ہے۔اِس میں چار خصوصیات بیان کی گئی ہیں :

- دو خود کے لیے ہیں: **1.** عقیدہ، **2.** اعمال صالحہ۔
- دو سوسائٹی کی اصلاح سے متعلق ہیں: **1.** ایک دوسرے کو حق بات کی نصیحت کرنا، **2.** ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرنا۔

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

1

وَالْعَصْرِ ۙ﴿1﴾

قسم ہے زمانے کی،

- وَ کے دو معنی ہیں: **(1)** اور **(2)** قسم ہے۔

اَلْعَصْر: زمانہ۔ اردو میں ہم کہتے ہیں: عصرِ حاضر یعنی موجودہ زمانہ۔

- قرآن میں کئی سورتوں کے شروع میں اللہ نے قسم کھائی ہے جیسے وَالْفَجْرِ، وَالشَّمْسِ، وَاللَّيْلِ ۔ یہاں پر زمانہ کی قسم اس لیے کہ آگے جو بات بیان کی جا رہی ہے اس بات پر زمانہ (لوگ) گواہ ہے یعنی زمانہ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔

1534 — اِنَّ   65 — الْاِنْسَانَ   2 — لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿2﴾

بے شک	انسان	البتہ خسارے میں (ہے)۔		
	اِنْسَان کی جمع نَاس	لَ	فِيْ	خُسْر
		البتہ **indeed**	میں	خَسارہ، گھاٹا

- ❖ اِنَّ قرآن میں **1534** بار !!! آسان مثال: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)، صَابِر کی جمع صَابِرُوْن، صَابِرِيْن- قرآن میں تقریباً **20** بار آیا ہے۔
- ❖ اِنْ قرآن میں **691** بار !!! آسان مثال: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (اگر اللہ چاہے)
- فوری دعا کیجیے کہ اے اللہ! مجھے خسارے سے بچا اور خسارے کی طرف لے جانے والی چیزوں سے بچا!
- پہلی دو آیتوں میں چار بار تاکید ہے: **(1)** قسم، **(2)** بیشک، **(3)** البتہ، **(4)** یہ بیان کہ اکثریت خسارے میں ہے۔
- یہ سورہ مجھ جیسے انسان کو جھنجوڑ دینے کے لیے کافی ہے۔تاکید پر تاکید سننے کے بعد مجھے اپنی بیداری میں اضافہ کرنا چاہیے۔
- قرآن کو اپنی زندگی میں لائیے، حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی مثال سامنے رکھیے اور مسلسل دُعا کیجیے کہ اللہ چاروں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ گزرے زمانے کا احتساب کیجیے اور مستقبل کا پلان بنائیے۔

الصّٰلِحٰتِ	وَعَمِلُوا	اٰمَنُوْا 258	الَّذِيْنَ	اِلَّا 664
نیک،	اور انہوں نے عمل کیے	ایمان لائے	(اُن کے) جو	سوائے
کون سا عمل اللہ قبول کرتا ہے، نیک یا برا؟ اسی لیے صالحات کا مطلب : نیک	عَمِلُوْا: وہ سب عمل کیے	اٰمَنُوْا: وہ سب ایمان لائے اردو : ایمان، مؤمن	صِرَاطَ الَّذِيْنَ راستہ ان لوگوں کا	لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہیں کوئی (حقیقی) معبود سوائے اللہ کے

- نقصان میں وہ لوگ نہیں ہیں جو ایمان لے آئے اور نیک کام کیے۔
- **دعا**: اے اللہ ! مجھے پکے اور کامل ایمان کی توفیق دیجیے۔ **احتساب**: اللہ پر، اس کے رسولوں پر، فرشتوں پر، کتابوں پر، قیامت کے دن پر اور تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر میرا ایمان کیسا ہے؟ کیا یہ مجھے نیکی کا شوق دلاتا اور برائیوں سے روکتا ہے؟ قرآن پر میرا ایمان صرف زبانی ہے یا اس کتاب کو سچ جاننے اور غور وفکر کرنے پر اکساتا ہے؟
- اے اللہ ! مجھے عمل صالح کی توفیق دے۔ **احتساب**: میرے نیک اعمال کیسے ہیں؟ نماز، روزہ، زکوۃ، حج، قرآن پڑھنے، ذکر کرنے، بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے وغیرہ کا کیا حال ہے؟
- قرآن کی سمجھ کر تلاوت اور حدیث کا مطالعہ ہمارا ایمان مضبوط کرتے ہیں اور اچھے اعمال کرنے پر ابھارتے بھی ہیں۔

بِالصَّبْرِ ع (3) 15	وَتَوَاصَوْا	بِالْحَقِّ ۙ 247	وَتَوَاصَوْا 5	
صبر کی	اور ایک دوسرے کو وصیت (تلقین) کی	حق کی	اور ایک دوسرے کو وصیت کی	
صَبْر : ثابت قدمی، مستقل مزاجی، ڈٹے رہنا	تَدَارَسُوْا : ایک دوسرے کو پڑھایا تَوَاصَوْا : ایک دوسرے کو وصیت کی	حقّ : سچ	تَوَاصَوْا	وَ
			ایک دوسرے کو وصیت کی	اور

- ○ عمل صالح (اچھا کام) میں سارے اچھے کام آگئے مگر دو کاموں کا خاص ذکر کیا گیا ہے: دوسروں کو سچی (حق) بات بتانا اور دوسروں کو (دین پر عمل کرتے وقت مشکل ہو یا کوئی اور پریشانی ہو) صبر کی نصیحت کرنا !
- حق بات پہنچانے کے لیے علم کی ضروت ہوتی ہے اور علم قرآن وحدیث کو پڑھنے اور سمجھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اے اللہ ! مجھے قرآن وحدیث اور سیرت وغیرہ پڑھنے کے لیے وقت نکالنے اور پھر تبلیغ کا ایک پلان بنانے کی توفیق دیجیے۔
- حق بات بتانے اور سیکھنے کے لیے ایک اچھے ساتھی کو چن لیجیے جو آپ کے ساتھ رہے، سبق یاد دلائے، اور آپ کی ہمت افزائی کرے۔ اس طرح سے آپ آپس میں ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کا کام شروع کرسکتے ہیں۔
- صبر کہتے ہیں برداشت کرنا اور اپنے آپ کو قابو میں رکھنا۔ نیکی پر، مشکلات پر صبر کیجیے اور گناہوں سے بچنے میں جو تکلیف ہوتی ہے اس پر بھی صبر کیجیے اور دوسروں کو بھی صبر کرنے کی بات بتاتے رہیے۔
- جس میں یہ چاروں صفات پائی جائیں وہ خسارے سے بچ جائے گا۔ یہاں پر اللہ تعالی نے تین جگہ واو (وَ) کا استعمال کیا جس کا مطلب "اور" ہوتا ہے یعنی خسارے سے بچنے کے لیے چاروں صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر کسی ایک صفت کے اپنانے سے خسارے سے بچنا ممکن ہوتا تو اللہ تعالی وَ کی جگہ اَوْ (قرآن میں **280** بار) فرماتے جس کا معنی "یا" ہے۔